Fikr-o-Nasar (Islamabad) 24:3 (1987)

وقــائـع

صاحبزادہ ساجد الرحمن

مولانا عبد الرحمن طاہر السورتی :

معروف محقق، عالم دین اور عربی زبان کے ماہر مولانا عبدالرحمن طاہر السورتیؒ ۱۱ جنوری ۱۹۸۷ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

برصغیر کے مشہور عربی دان، جامعہ ملیہ دہلی کے جلیل القدر استاذ مولانا محمد السورتی کے اس فرزند ارجمند نے زبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلے ہوئے الفاظ ,, الولد سر لابیہ " کی حقیقی تصویر بن کر، عربی زبان و ادب اور علوم قرآن کی ترویج و اشاعت کو زندگی بھر ایک مشن کے طور پر جاری رکھا ۔ ۱۹۵۰ء کی دہائی میں انہوں نے ,, انجمن ترقی عربی " کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ، جس کا بنیادی مقصد برصغیر میں عربی زبان و ادب کی اشاعت تھا ۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مولانا مرحوم نے ,, پیارے نبی کی پیاری زبان " کے نام سے سترہ حصوں پر مشتمل کتاب مرتب کی ، جس سے عربی سیکھنے والے بھر پور استفادہ کرتے ہیں ۔

مولانا عبدالرحمن طاہر السورتی مرحوم ۲ ستمبر ۱۹۶۳ء کو ادارہ تحقیقات اسلامی سے منسلک ہوئے اور کم و بیش سترہ سال تک علمی و تحقیقی خدمات سرانجام دینے کے بعد ۱۵ جون ۱۹۸۱ء کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ ادارے سے رسمی طور پر رخصت ہوئے ، لیکن ادارے سے ان کی عملی وابستگی تادم آخر قائم رہی ۔ وہ ادارہ کے تحقیقی عربی مجلہ ,, الدراسات الاسلامیہ " کے ایڈیٹر تھے،

کچھ مدت کے لئے ادارہ سے شائع ہونے والے اردو مجلہ فکرونظر کی ادارتی ذمہ داریاں بھی سرانجام دیتے رہے ۔

مولانا مرحوم نے ان ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ امام عبیداللہ القاسم بن سلام کی مشہور کتاب ,, کتاب الاموال ،، کا اردو ترجمہ دو ضخیم جلدوں میں مکمل کیا ، جس کا دوسرا ایڈیشن حال ھی میں طبع ہوا ہے ۔

عربی زبان سے شغف رکھنے والے بالعموم اور یونیورسٹیوں کے طلبہ بالخصوص مولانا مرحوم سے استاذ احمد حسن زیارت کی کتاب کے اردو ترجمہ تاریخ ادب عربی کے حوالے سے متعارف ھیں ۔ عربی زبان و ادب کا کوئی طالب علم اس کتاب سے مستغنی نہیں ہو سکتا ۔

مولانا نے انہی دنوں دفتری ذمہ داریوںؒ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ایک اور علمی کارنامہ بھی سرانجام دیا، میری مراد مشہور تابعی مجاھد بن جبرؒ کی تفسیر،تفسیر مجاھد کی تحقیق متن سے ہے۔ مولانا کے پر مغز مقدمے نے کتاب کی اھمیت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

مولانا مرحوم کی زندگی کا یہ پہلو تو خالص علمی تھا، جہاں تک مولانا کی ایک عمومی شخصیت کا تعلق ہے تو ھر وہ شخص جسے مولانا سے ملاقات کا شرف حاصل ہے اسے اس امر کے اعتراف میں کوئی تامل نہ ھو گا کہ مولانا نہایت بلند اخلاق اور باغ و بہار شخصیت تھے، ان کا حلقہ یاراں نہایت متنوع تھا، اس میں چھوٹی بڑی عمر کی کوئی قید نہ تھی ۔ آپ کے دوستوں میں جہاں بلند پایہ علماء تھے وھاں مجھ جیسے کم علم نے بھی ہمیشہ انہیں اپنے لئے شفیق و مہربان پایا ... مولانا کی یہ خصوصیت تھی کہ وہ ھر ذی فکر کی بات کو پورے انہماک سے سنتے تھے اور احسن کے متلاشی کی بھرپور حوصلہ افزائی فرماتے تھے ۔

مولانا مرحوم کی وفات حسرت آیات پر ادارہ تحقیقات اسلامی نے ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا، جس کی صدارت مولانا کے دوست راجہ محمد ظفر الحق صاحب نے کی ۔ اس تعزیتی اجلاس میں مرحوم کے دیرینہ رفقاء، برگیڈیئر گلزار احمد، ڈاکٹر سید سبط حسن اور ڈاکٹر قدرت اللہ فاطمی اور جناب محمود غازی نے مولانا مرحوم کی زندگی کے مختلف گوشوں کو حاضرین کے سامنے پیش کیا ۔ ادارہ کے ڈائریکٹر جنرل جناب ڈاکٹر شیر محمد زمان صاحب نے مولانا کی علمی و تحقیقی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے ریکٹر جناب ڈاکٹر محمد افضل صاحب نے مرحوم کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ادارہ میں ,,مولانا سورتی مسند،، کے قیام کا اعلان کیا اور اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ مولانا مرحوم کی زندگی، ان کی تحریروں اور ان کی دلچسپی کے موضوعات پر مشتمل ایک یادگاری کتاب شائع کی جائے گی ۔

ادارہ مولانا کی وفات پر دلی دکھ کا اظہار کرتا ہے اور رفقائے ادارہ پس ماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں ۔ اللہ تعالی مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ۔ آمین .

مولانا محمد بخش مسلم بی اے :

تحریک پاکستان کے ممتاز کارکن، نامور عالم دین، مولانا محمد بخش مسلم بی اے اپنی عمر کے سو سال گذارنے کے بعد ۱۷ فروری ۱۹۸۷ء کو دار فنا سے رخصت ہو گئے ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

قحط الرجال کے اس دور میں کسی عالم باعمل کا اس دنیا سے رخصت ہو جانا کسی المیہ سے کم نہیں، مولانا محمد بخش مسلم جہاں ایک بلند پایہ عالم تھے وہاں وہ عمل کی دنیا میں بھی ایک